جلد ۲۷ | ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۷ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰۴

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رؤیا
اور
مولوی محمد علی صاحب

— ۱ —

جناب مولوی محمد علی صاحب کو جماعت احمدیہ کے مرکز سے علیحدہ ہو جانے پر پچیس ۲۵ برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اس لمبے زمانہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کے حیرت انگیز نشانات دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور خلافت ثانیہ کی تائید میں اللہ تعالیٰ کا زبردست ہاتھ کام کرتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ جسے انہوں نے علوم ظاہری سے محروم اور بچہ کہکر ٹھکرایا تھا۔ معارف کی کان اور داناؤں کا اُستاد ثابت ہوا۔ جسے انہوں نے ذرہ حقیر قرار دیکر رد کیا تھا۔ اُسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کوہِ وقار ثابت کر دیا۔ ۵ مئی ۱۹۱۴ء کو یعنی آج سے ٹھیک پچیس سال قبل مولوی محمد علی صاحب نے اپنے دیگر پانچ ساتھیوں سمیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق "ضروری اعلان" میں لکھا تھا کہ آپ کو "ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے" اور آج مولوی صاحب خود یہ اعلان کر رہے ہیں کہ لاہوری گروہ جماعت احمدیہ کا بمشکل بیسواں حصہ ہوگا۔ کیا یہ انقلاب قدرت ایزدی کا کرشمہ نہیں؟ کیا یہ واقعہ غیر مبایعین کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں؟ یقیناً اس میں ہر خدا ترس انسان کے لئے کافی درس عبرت موجود ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ لاہوری گروہ بزعم خود غیر معمولی خدمات بجا لانے کے باوجود الٰہی تائید و نصرت سے محروم ہے۔ اور کیوں اللہ تعالیٰ ان کی یاوری نہیں فرماتا۔ اس کی صرف یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے عقائد غلط، اور ان کا طریق کار تقوی اللہ سے عاری ہے۔ وہ لوگوں سے تعریف کے خواہاں ہیں۔ مگر خدا کے ہاں قبولیت سے محروم ہیں۔ پچیس سالہ جدوجہد۔ اور طویل و مسلسل سعی کا نتیجہ آشکارا ہے۔ کاش! غیر مبایعین غور کریں؛

— ۲ —

مندرجہ بالا "ضروری اعلان" پر جن چھ اشخاص نے دستخط کئے تھے۔ ان میں سے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب اور جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب کا قبل ازیں انتقال ہو چکا ہے۔ اور سید محمد حسین شاہ صاحب چند دن ہوئے۔ فالج سے فوت ہوئے ہیں انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں "عداوتِ محمود" کا جو بھیانک مظاہرہ کیا۔ وہ "پیغام صلح" کے صفحات پر موجود ہے۔ بلاشبہ وہ طرز تحریر سخت دل آزار اور تکلیف دہ تھی۔ جس کا ہمیں رنج ہے۔ لیکن بایں ہمہ ان کی اس عبرت ناک ناگہانی وفات سے قطعاً خوشی نہیں۔ بلکہ گونہ رنج ہے کہ کیوں وہ صداقت کا اس طرح مقابلہ کرتے ہوئے چل بسے۔ اور انہیں توبہ کی توفیق نہ ملی؛

غرض مولوی محمد علی صاحب کے ان پانچ خاص ساتھیوں میں سے تین بڑے رکن فوت ہو گئے۔ چوتھے مولوی غلام حسن صاحب پشاوری ان سے برگشتہ ہو چکے ہیں۔ اور انہیں برملا روحانیت سے خالی اور غلطی پر قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ مولوی غلام حسن صاحب کے خطوط کا اقتباس ادرے کہ غیر مبایعین کے جنرل اجلاس میں سکرٹری صاحب نے اپنی قرارداد نمبر ۱۶ مورخہ ۲۳ مئی ۳۷ء میں لکھا:-

"مولوی صاحب اپنی کوششوں کو انجمن کی بربادی میں صرف کرنا اعتقاداً ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس امر کا فیصلہ مطلوب ہے۔ کہ ان حالات میں مولوی صاحب اور انجمن کے تعلقات کس حد تک اور کس طریق پر قائم رہ سکتے ہیں"

پانچویں ساتھی مولوی صدر الدین صاحب نے ایسا طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ جیتے جی مولوی محمد علی صاحب کو عملی طور پر غیر مبایعین کی انجمن سے علیحدہ کر دیا جائے۔ چنانچہ مولوی صاحب کو عضو معطل بنائے جانے کی سکیم کامیاب ہو رہی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ایک شاندار کوٹھی مسلم ٹاؤن اچھرہ (لاہور) میں بنوائی۔ اور اس میں منتقل ہوتے وقت ایک مضمون "میں نے مکان کیوں تبدیل کیا" کے عنوان سے لکھا۔ جس میں احمدیہ بلڈنگس والے مکان کے چھوڑنے پر افسوس کیا۔ کیونکہ انہوں نے بقول خود "اسے اپنی رہائش کے قابل بنانے کے لئے اور ضروریات کو مہیا کرنے کے لئے بہت سا خرچ کیا تھا۔" نیز "لاہور تشریف لے

احباب سے ایک گزارش" کی۔ کہ جب وہ لاہور آئیں تو تھوڑی سی تکلیف اور اٹھا کر مجھے بھی اپنی ملاقات سے مشرف کیا کریں"۔

پھر آخر میں لکھتے ہیں:۔

"میری یہ خواہش تھی کہ میں روزانہ ایک وقت مقرر کر کے احمدیہ بلڈنگس میں چلا جایا کرتا۔ اور ڈیڑھ دو گھنٹے اپنے وقت کے وہاں صرف کرتا مگر میرے احباب نے موجودہ حالت میں اسے پسند نہیں کیا"۔

(پیغام صلح ۹ نومبر ۱۹۳۸ء)

غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صدرالدین صاحب وغیرہ کی تدبیر سے مولوی محمد علی صاحب کو مکھن میں سے بال کی طرح باہر کیا جا رہا ہے۔ الغرض مولوی محمد علی صاحب کسی نہ کسی وجہ سے اب اپنے ان پانچ ساتھیوں کی رفاقت سے محروم ہو چکے ہیں۔ جن کی ہم نوائی میں انہوں نے مرکز سلسلہ سے قطع تعلق کیا تھا:۔

(۳)

کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس رؤیا پر غور کریں۔ جو حضور نے جون ۱۹۰۴ء میں دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۹۴)

بلاشبہ یہ رؤیا انہی تغیرات کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ جو مولوی صاحب پر خلافت ثانیہ کے زمانہ میں آئے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی تغیر ہو سکتا ہے۔ کہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو مولوی محمد علی صاحب عدالت گورداسپور میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"مرزا صاحب مدعی نبوت ہے۔ اور اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں"۔

مگر بعد ازاں عداوت محمود کا شکار ہو کر یہاں تک لکھ دیتے ہیں کہ مدعی نبوت لعنتی ہوتا ہے۔ اور میں مرزا صاحب کو مدعی نبوت نہیں مانتا۔ یہ تغیرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رؤیا کے منجانب اللہ ہونے پر زبردست گواہ ہیں۔

اس الہام کا ہر لفظ پُر حکمت ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ مولوی صاحب پہلے صالح تھے۔ اور پہلے ان کے ارادے نیک تھے۔ لیکن بعد ازاں ان میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء میں وہ تبدیلی نہائت نمایاں طور پر منصۂ شہود پر آگئی۔ اور مولوی صاحب اپنے پانچ ساتھیوں سمیت "ضروری اعلان" کر کے خلافت ثانیہ کے مقابل صف آرا ہو گئے۔ اس مقابلہ پر پچیس برس گزر گئے۔ اور وہ ساتھی ان سے جدا کر دیئے گئے یا جدا ہو گئے اور مولوی صاحب باوجود خطرناک بیماری میں مبتلا ہونے کے بچ گئے۔ تا ان سے کہا جائے۔ "آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"۔

چنانچہ خدا کا قائم کردہ خلیفہ مسیح موعود کا نظیر حسن و احسان مولوی صاحب کو اس امر کی دعوت بھی دے رہا ہے۔ "ہمارے ساتھ" میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ یہ دعوت جماعت حقہ میں شامل ہونے کے لئے ہوگی۔ اور جماعت کی طرف سے ہوگی۔ چنانچہ یہ بات متحقق ہو چکی ہے۔

مندرجہ بالا الہام سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب پر ایسا وقت آنے والا تھا۔ کہ ان سے کہا جاتا کہ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ سو وہ وقت آ گیا ہاں الہام میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں جس سے ظاہر ہو کہ وہ اس دعوت کو قبول کریں گے یا رد کر دیں گے۔ یہ ان کا عمل ثابت کرے گا۔

خاکسار الداعی ابوالعطاء جالندھری

درخواست دعا جماعت احمدیہ ہیگوس (؟) عرصہ سے ایک مسجد کے مقدمہ میں پھنسی ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ ہیگوس کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج حضور نے خطبہ جمعہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کو ارشاد فرمایا کہ قادیان سے تین دن کے اندر اور اس کے قریب کے دیہات سے آنے والی جمعرات تک ہر احمدی گھر سے کم ازکم ایک آنہ اور زیادہ سے زیادہ دس روپے فی کس کے حساب سے توسیع مساجد کے لئے چندہ وصول کرے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

آج بعد نماز عشاء مسجد محلہ میں خدام الاحمدیہ دارالرحمت کا ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی ابوالعطاء صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب اور جناب نیر صاحب نے تقریریں کیں۔ جن میں خدام الاحمدیہ کی تحریک کی اہمیت بیان کی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کل سے پیشاب کی تکلیف ہے، صحت کے لئے دعا کی جائے۔

خلافت جوبلی فنڈ

کل رقم مقررہ .... تین لاکھ روپیہ

اب تک کے وعدے .... دو لاکھ تیس ہزار "

اب تک کی وصولی .... ایک لاکھ پینتالیس ہزار

خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کو کامیاب بنانا جماعت احمدیہ کے ہر فرد پر واجب ہے۔ جوبلی منانے کی تاریخ قریب آرہی ہے۔ تمام احباب کو چاہیئے کہ اپنے فرض کو پہچانیں:۔

(۱) ایسے احباب جنہوں نے تا حال اس فنڈ میں کوئی وعدہ نہیں کیا۔ یا وعدہ کی رقم کو پورا نہیں کیا۔ فوراً کمی پوری کر کے شکر نعمت کا فرض ادا کریں۔

(۲) جو احباب اپنے وعدوں کو پورا کر چکے ہیں۔ وہ موثر طریق پر دوسرے احباب کو تحریک کریں:۔ ناظر بیت المال

جمعہ کے دن تبلیغ احمدیت

قادیان ۵ مئی۔ آج بروز جمعہ جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ اور جناب مولوی عبدالغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ پھیروچیچی تشریف لے گئے چودھری صاحب نے بھینی کھادر میں جمعہ پڑھایا۔ جس میں پھیروچیچی بیری اور دیگر بعض دیہات کے لوگ جمع ہوئے۔ قریباً دو گھنٹہ تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مخالفین کی طرف سے بعض اعتراضات کے جوابات میں خطبہ دیا۔ نماز جمعہ کے بعد ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے بھی تقریر کی۔ جس میں جماعت احمدیہ پھیروچیچی کو بالخصوص اور دیگر جماعتوں کو بالعموم انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح حسب معمول بعض اور دیہات میں بھی بعض مبلغین و مقررین جمعہ پڑھانے کے لئے بھیجے گئے:۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ توحید پرستی

صاحبزادہ ابراہیم رضؓ کی وفات اور سُورج گرہن کا واقعہ

گزشتہ سے پیوستہ شب چاند کو گرہن ہوُا۔ اور کل ۱۲۔ ربیع الاوّل تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت اور وفات کی تاریخ جمہور مورخین کے نزدیک ۱۲۔ ربیع الاوّل ہے۔ ممکن ہے۔ بعض اوہام پرست لوگ خیال کریں۔ کہ چاند گرہن کا تعلق "بارہ وفات" سے تھا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہدِ مبارک کا ایک واقعہ ذکر کر دیا جائے۔

حضور علیہ السلام کی زندگی میں حضور کا فرزند ابراہیم رضؓ فوت ہوُا۔ بڑھاپے کی عمر کا بچہ یوں بھی بہت عزیز ہوتا ہے۔ صاحبزادہ ابراہیم رضؓ کے متعلق تو حضور کو بعض بڑی امیدیں بھی تھیں اس لئے اس کی وفات کا آپ کو بہت صدمہ ہوُا۔ چشم پرآب آنکھوں سے حضور نے اسے سپردِ خاک کیا۔ اور فرمایا۔ انا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون۔ اے ابراہیم! تیری جدائی سے ہم غمزدہ ہیں۔ اس سانحہ کے روز سُورج منکسف ہو گیا۔ اور زمین پر ایک تاریکی چھا گئی۔ عرب کے پُرانے خیالات کے ماتحت عام مسلمانوں میں بھی چرچا ہونے لگا۔ کہ یہ سُورج گرہن حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بچہ کی وفات کی وجہ سے واقع ہوُا ہے۔ یقیناً لوگوں کی یہ باتیں ان کے دلوں میں یہ خیال پیدا کر دیتیں۔ کہ ہمارے رسُول کی اس قدر شان ہے۔ کہ اس کے بیٹے کی موت پر سُورج کو گرہن لگ جاتا ہے۔ اور اگر کوئی مفتری ہوتا۔ تو ان باتوں سے خوش ہوتا۔ اور اپنی شان کے بڑھائے جانے پر اپنے قلب میں مسرت محسُوس کرتا۔ اور اپنے خاندان کی عظمت کے تصوّر سے اس کا دل بلیوں اچھلنے لگتا۔ اور کہتا کہ بیٹا تو فوت ہو گیا۔ مگر وُہ مقصد تو حاصل ہو گیا۔ جس کے لئے یہ ساری تگ و دو جاری تھی۔

مگر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان باتوں کو سُنا۔ آپ کا توحید پرست دِل اور بھی افسردہ ہوُا اور حزن و ملال کے آثار آپ کے چہرہ پر ہویدا ہو گئے۔ آپ نے سوچا کہ آہ! جس توحید کے قیام کے لئے میں نے ہر قسم کی قربانی کی۔ جس کے قیام کے لئے میرے عزیز اتباع نے جانیں تک فدا کیں۔ ابھی تک قوم کا ایک حصہ اس کی حقیقت سے ناشناس ہے۔ وُہ ذرا ذرا سی باتوں کے لئے وہم میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اسی وقت خدا کا یہ برگزیدہ ترین رسُول لوگوں کو مسجد میں جمع کرتا ہے اور نمازِ کسُوف پڑھانے کے بعد مجمع عام میں اعلان فرماتا ہے:-

ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذالک فاذکروا اللہ۔

کہ لوگو! سُورج اور چاند کا گرہن کِسی کی مَوت یا زندگی سے وابستہ نہیں۔ بلکہ سُورج چاند خدا کی قدرت کے دو نشان ہیں۔ اور ان کے تغیرات اور گردشیں بھی اسی قادر مطلق کی شانِ جبروت پر دلیل ہیں اس لئے جب کبھی سُورج گرہن یا چاند گرہن دیکھو۔ تو مختلف اوہام میں پڑنے کی بجائے اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

جن حالات میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ ان کا تصوّر کر کے ہمارے سیّد و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت شان۔ اور آپؐ کی توحید پرستی کا نہ مٹ سکنے والا نقش انسانی ذہن پر قائم ہو جاتا ہے۔ ہمارا آقا اس روز اکلوتے بیٹے کی وفات سے غمگین تھا۔ لیکن وہم پرستی کے مرض کے پھیلنے کا خطرہ آپ کے پہلے غم پر غالب آ گیا۔ اور توحید کی حفاظت کے لئے آپ نے اسی وقت ایک دلکش خطبہ دیا۔ اور ہمیشہ کے لئے اس بات کا سدّباب کر دیا۔ کہ لوگ محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا۔ یا خدا کا بیٹا قرار دینے لگ جائیں۔

اسلام انسان کو ہر قسم کے وہم سے نجات بخشتا ہے۔ اور شرک کی بُنیاد ہی وہم پر ہے۔ آج بھی دُنیا کے اکثر فرزند وہم پرستی کے باعث توحید سے دُور ہیں۔ وُہ پتھروں۔ درختوں۔ حیوانوں اور انسانوں کو خدا مان کر ان کے آگے گر رہے ہیں۔ اور حقیقی خدا سے غافل ہیں وُہ آگ۔ پانی۔ چاند اور سُورج وغیرہ عناصر و اجرام کی عبادت کرتے ہیں۔ اور ان کو ہی خیر و برکت۔ یا مضرت و نقصان کا باعث سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سب چیزیں اللہ تعالےٰ کے قبضۂ اقتدار میں ہیں۔ ہاں یہ سب اس کے جمال بے پایاں کے چھوٹے چھوٹے آئینے ہیں۔ ان میں اس کے حسن کا تھوڑا سا جلوہ نظر آتا ہے۔ حیف ہے۔ ان آنکھوں پر جو آئینہ تک آکر رُک جائیں۔ اور اس صاحب حسن و جمال پر فریفتہ نہ ہوں۔ اور اس نور ابدی کے حصُول کے لئے بے تاب نہ ہوں۔ جس کی ادنےٰ سی جھلک اس کائنات میں نظر آ رہی ہے یہ لوگ یقیناً وہم کا شکار ہیں۔ ایسے سینکڑوں ہزاروں لوگوں نے گزشتہ شب کے چاند گرہن پر مشرکانہ مظاہرے کئے ہونگے مگر سچے موحد اور کامل مومن کا دِل تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجنے اور خداوند عالم کی قدرت بے نہایت کے تصور میں مشغول تھا۔ کس شان اور کس جاہ و جلال کا وُہ نبی (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تھا۔ جس نے توحید کی بنیاد کو اس مضبُوطی سے گاڑا۔ کہ زمانہ کے تمام حوادث مل کر بھی اس میں ذرہ برابر تزلزل پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔ اور جونہی لوگ اس چشمۂ محمدی سے بے رُخی کرنے لگے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اس پاک ترین نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بروزِ اتم حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما دیا۔ جس نے توحید کی بنیاد کو مضبوط تر بنا دیا۔ اور ساتھ ہی فرمایا۔

این چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرہ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

اللّٰھُمّ صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ اٰل محمّد کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انّک حمید مجید۔ اللّٰھمّ بارک علیٰ محمّد وعلیٰ اٰل محمّد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انّک حمید مجید

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

جماعت احمدیہ کی مرکزی درسگاہ اور احباب کی ذمہ داری

انگلستان کو بجا طور پر فخر ہے کہ "سلطنت برطانیہ کی بنیاد اس کی قومی درسگاہوں پر رکھی گئی۔ اور اسی وجہ سے ایٹن اور ہیرو کی درسگاہیں ان کی نظروں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ انگلستان کے بڑے بڑے جرنیل اور مقتدر لیڈر جن میں اپنے ملک کی خاطر اپنی جان تک دے دینا ایک مذہبی جذبہ سے کم اہمیت نہیں رکھتا۔ متفقہ طور پر اس امر کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کے اعلیٰ اخلاق اور قومیت اور ملک پرستی کے جذبات۔ ان کی مرکزی درسگاہوں کے رہین منت ہیں۔ کوئی قوم اپنے شعار اور معیار کو بلند کرنا تو درکنار قائم بھی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے بچوں اور نونہالوں کے دلوں میں ایک ایسی روح اور تڑپ پیدا نہ کر دے۔ جو اس کی زندگی اور بقا کے لئے جزو لاینفک ہے ؛

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بھی ایک اپنا مسلک اور نظریہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر احمدی علم کے زیور سے مزین ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی زندگی بسر کرے۔ اور دوسروں کو اس کی تلقین کرے۔ گویا احمدیت اس دہریت اور الحاد کے دور میں اپنے متبعین سے متوقع ہے کہ وہ ظاہری علم کو مقصود بالذات نہ سمجھیں بلکہ اسے محض ایک واسطہ قرار دیں۔ جس سے کہ روشنی جوان کے دل و دماغ کو منور کر رہی ہے۔ اور جس کو وہ علیٰ وجہ البصیرت مشعل راہ سمجھتے ہیں باحسن وجوہ دوسروں تک پہونچا سکیں۔

الغرض احمدیت کے نزدیک دنیاوی علم محض ایک ذریعہ ہے۔ جس سے کہ اصول احمدیت کو اپنے اندر ودیعت کر کے انسان دوسروں تک پہونچا سکتا ہے۔ لیکن انسان کی زندگی میں ایک زمانہ علم سیکھنے کا اور دوسرا اس کی اشاعت کرنے کا ہوتا ہے۔ (اگرچہ اول الذکر دور میں بھی انسان اپنی وسعت کے مطابق اس کی مناسب تبلیغ کر سکتا ہے۔) اور ابتدائی تعلیمی زمانہ کے لئے ایک معقول انتظام کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بچپن کی تعلیم ایک آہنی میخ کی طرح ہوتی ہے۔ جو انسان کے دل و دماغ کے اندر گڑ جاتی ہے اگر ابتدائی تعلیم ناقص اور نامکمل انتظامات کے ماتحت حاصل کی جائے۔ تو تعلیم کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اور اگر معقول اور مناسب فضا میں اس کا نشو و نما ہو۔ تو اس بنیاد پر نہایت عظیم الشان عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے احمدیہ نونہالوں میں حقیقی زندگی پیدا کرنے اور صحیح قومی اور مذہبی فضا میں پرورش پانے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا اجرا فرمایا۔ اس سے فائدہ نہ اٹھانا یقیناً بہت بڑی غلطی ہے۔ قادیان کے اس سکول میں اپنے بچوں کو بھیجکر احباب ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ قادیان میں بچے بھیجکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء مبارک کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوتے ہیں۔ اور چونکہ کئی لحاظ سے یہ درسگاہ صوبہ بھر کے بہترین سکولوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کو وہاں بھیجکر فوائد دینی کے علاوہ جو یہاں قادیان کی زندگی میں مضمر ہیں اور دینی تعلیم کی نعمت سے متمتع ہو کر دنیاوی علوم میں بھی بہترین درسگاہوں کی سی تعلیم حاصل کر کے اپنی زندگی ایسے رنگ میں ڈھال سکتے ہیں جو سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہو سکے۔

یہ درست ہے کہ ہر شہر بلکہ ہر قصبہ میں ہائی سکول موجود ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے کوئی ایسی خصوصیت بھی رکھتے ہوں۔ جو اس وقت ہمارے سکول میں نہ پائی جاتی ہو۔ لیکن بحیثیت مجموعی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے ہم علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں۔ ہماری درسگاہ ممتاز اور نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اگر محض تعلیمی پہلو کو ہی لیا جائے۔ تو بھی تعلیم کے ہر شعبہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول کے طلباء ہندوستان بھر کی بہترین درسگاہ کے بہترین طالب علموں سے کم نہیں۔ مثلاً تقریر کے میدان میں کوئی درسگاہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ (الا ماشاء اللہ۔ ابھی چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ ہمارے سکول کے ایک طالب علم نے پنجاب اور دہلی کے متعدد سکولوں کے نمائندہ مقررین پر مسلمہ طور پر فوقیت حاصل کی۔ اور گزشتہ سال گورنمنٹ کالج لاہور۔ پرنس آف ویلز کالج جموں اور گزشتہ سے پیوستہ سال نذیر کالج کے علمی مذاکرات میں کامیابی حاصل کی۔ کھیل کے میدان میں بھی ہمارے سکول کی دیرینہ روایات ہیں۔ اور دور و نزدیک کے سکول ہماری کھیل کے مداح ہیں۔ پھر یہی نہیں بلکہ تعلیمی لحاظ سے یونیورسٹی کے نتائج کے معیار بھی اگر تعلیم الاسلام ہائی سکول کو پرکھا جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ہمارا سکول پنجاب کے بہترین سکولوں میں شمار ہوتا ہے۔

سکول کے علاوہ بورڈنگ ہوس (جو تحریک جدید کے زیر اہتمام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نگرانی میں چل رہا ہے) میں بعض ایسی خصوصیات ہیں۔ جو بچوں میں اپنے آپ پر اعتماد پیدا کر کے انہیں صحیح طور پر آئندہ زندگی بسر کرنے کا اہل بنانے والی ہیں۔ الغرض ہمارا قومی شعار اور کیریکٹر قائم کیا جا رہا ہے

پس یہ ایک ایسا ادارہ ہے جسے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا اور صدر انجمن احمدیہ اس پر کافی روپیہ خرچ کر کے اسے کامیابی سے چلا رہی ہے۔ پھر سکول بہت مشاق اور تجربہ کار بزرگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اور بفضل خدا ہر لحاظ سے وہ تمام مقتضیات پوری کر رہا ہے۔ جس کے لئے اسے جاری کیا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اس کا خاص خیال ہے۔ اور جماعت کے احباب کو اس سے متمتع ہونے کے متعلق ارشاد فرما چکے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ احباب عارضی جدائی اور مفارقت برداشت کر کے اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں نہ بھیجیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول میں طلباء کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اب جبکہ تعلیمی سال کا آغاز ہے۔ ہم ان ذی استطاعت احباب سے جو محض سستی اور عدم توجہگی کی وجہ سے ابھی تک اقدام نہیں کر سکے درخواست کرتے ہیں کہ "قوم کی امانتوں" کو وہ ان کے اہلوں کے سپرد کر کے ان کے لئے دین و دنیا میں بہتری کے سامان مہیا کریں ؛

الحکم کا سیرت حضرت مسیح موعود نمبر

۲۸ مئی سنہ ۳۹ء کو الحکم کا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر شائع ہوگا جس میں تمام مضامین حضور کی سیرت طیبہ کے متعلق ہوں گے۔ بھائیان احمد سے درخواست ہے۔ کہ اس نمبر کی بکثرت اشاعت فرمائیں اخبار کا حجم ۴۰ صفحات ہوگا۔ اور قیمت فی کاپی چار آنے ۔ سو کاپی کے خریدار سے عہ آرڈر دینے والے احباب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اخبار کا یہ نمبر ہر لحاظ سے مقبول اور دیدہ زیب ہوگا

ایک نئی احمدیہ مسجد

موسیٰ بنی کی تانبے کی کان میں قریب کے علاقہ کے احمدی خدا کے فضل سے نیکنامی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ گذشتہ سٹرائک کے زمانہ میں انہوں نے اپنے امام کی تعلیم کے مطابق ایک طرف تو خود سٹرائک میں حصہ نہیں لیا۔ اور دوسری طرف سٹرائک کرنے والوں سے پوری طرح ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور افسران کو جائز شکایات کے سننے پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ چنانچہ سٹرائک کے بعد افسران اور کان کنوں دونوں میں ان کی عزت و نیک نامی قائم ہو گئی۔ اب اس جماعت کی علیحدہ مسجد کا سنگ بنیاد ۲۵ اپریل ۱۹۳۹ء کو رکھا گیا۔ جس کی رپورٹ کا اقتباس احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جماعت موسے بنی کی خواہش کے مطابق جناب بشیر احمد صاحب چغتائی بی۔ ایس سی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمشید پور اور لفٹیننٹ چوہدری عبد اللہ خانصاحب معہ دیگر چند احباب جماعت جمشید پور ۲۵ اپریل کو موسے بنی پہنچے ایک روز قبل مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاکسار ضروری انتظامات کو سرانجام دینے کے لئے پہنچ چکے تھے۔ الحمد للہ کہ خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے انتظامات سرانجام دئیے گئے۔

ساڑھے پانچ بجے تمام اعلےٰ افسران کمپنی یوروپین و انڈین و یوروپین لیڈیز اور تمام پبلک پہنچ گئی۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے سنگ بنیاد رکھا۔ اور مجمع سمیت دعا مانگی۔ دعا کے دوران میں کمپنی کے ایک اعلےٰ یوروپین افسر نے فوٹو لیا۔ اس کے بعد ریفرشمنٹ دی گئی۔ پھر تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے انگریزی میں مختصر مگر نہایت دلچسپ تقریر فرمائی۔ مختلف مذاہب کی کتب سے ایک موعود نبی کی آمد کے متعلق دلائل اور ثبوت دئیے۔ اور قرآن و حدیث سے علامات بتائیں۔ جس سے اس موعود نبی کی شناخت ہو سکے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نبی آخر الزمان کا امت محمدیہ میں سے آنا ضروری ہے۔ اور بدلائل ثابت کیا۔ کہ آنے والا آ گیا۔ علامات۔ شہادات اور واقعات نے اس کی تصدیق کی۔ لہذا اب اس کے ماننے میں کسی کو کیا روک ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سب انبیاء کو صادق تسلیم کرتے ہوئے ان کی عزت اور احترام کرتے ہیں۔ تقریر کا سامعین پر بہت اچھا اثر پڑا۔

اس کے بعد مسٹر ڈیلپس مائنز سپرنٹنڈنٹ نے صدارتی ریمارک کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ حکمت اور دانائی کی باتیں سن کر بہت محظوظ ہوئے ہیں۔ اس کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ تھوڑے وقفہ کے بعد چوہدری صاحب موصوف نے احباب جماعت احمدیہ موسے بنی کو مخاطب کرتے ہوئے ناصحانہ رنگ میں۔ ایک لمبی اور پُر اثر تربیتی تقریر فرمائی۔

خاکسار محمد بشیر عفی عنہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جمشید پور

دیہاتی مدرسین کی تحریک کے متعلق ضروری اعلان

جن دوستوں نے اپنے آپ کو سیدنا حضرت امیر المومنین کی فرمودہ تحریک مدرسین برائے دیہات کے ماتحت پیش کیا تھا۔ لیکن اس وقت تک انٹرویو کے لئے حاضر نہیں ہو سکے۔ یا ابھی تک انہوں نے اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ وہ جلد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں انٹرویو کے لئے پیش کریں۔

اگرچہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ میں اس سکیم کی کافی تشریح فرما دی تھی۔ لیکن پھر بھی دوستوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اس سکیم کے ماتحت پیش کرنے والے اصحاب کو کم از کم مڈل پاس ہونا چاہئیے۔ شادی شدہ ہونا بھی ضروری ہے۔ ان کو کچھ عرصہ تک قادیان میں رکھ کر تعلیم دی جائے گی۔ حکمت اور بعض دیگر علوم سکھائے جائیں گے۔ بعد میں ان کو کسی جماعت میں مقرر کر دیا جائیگا۔ جہاں ان کے حالات کے مطابق زمین ۵-۶ گھماؤں تک دے دی جائے گی۔ اور کنوئیں کی ضرورت پر اس کا بھی انتظام کرا دیا جائے گا۔ ان کو پھر خود کاشت کر کے اپنے گذارہ کی صورت پیدا کرنی ہو گی۔ اور اس کے ساتھ ہی گاؤں کے بچوں کو تعلیم بھی دینی ہو گی۔ اور زمیندارہ کام کی ٹریننگ بھی دینی ہو گی۔ اس صورت میں پہلی فصل کی تیاری تک ان کو دس روپیہ ماہوار الاؤنس دیا جائے گا۔ بعد میں وہ اپنا گذارہ اسی زمین سے خود ہل چلا کر کریں گے۔

جو دوست اس سکیم کے ماتحت اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیں۔ وہ فوراً اپنے نام سے دفتر تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ اور انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ کیونکہ بہت جلد تعلیم کا پروگرام شروع ہونے والا ہے۔ ورنہ دیر ہونے کی صورت میں وہ دوسرے دوستوں کے ساتھ جو عنقریب کام شروع کرنے والے ہیں نہیں مل سکیں گے۔

انچارج تحریک جدید

صداقت احمدیت کے متعلق ایک رؤیاء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے متعلق مخالفین اسلام کے سامنے جہاں اور بہت سے معیار پیش فرمائے ہیں وہاں ایک معیار یہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ خالی الذہن ہو کر چالیس روز تک استخارہ کیا جائے۔ اس عرصہ میں یقیناً اللہ تعالےٰ میری صداقت ان پر کھول دے گا۔ اس استخارہ کا طریق بھی حضور اپنی کتب میں ارقام فرما چکے ہیں۔ ذیل میں اسی قسم کے ایک استخارہ کا نتیجہ احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

محمد آباد ضلع گجرات سے ایک احمدی دوست محمد اسمٰعیل صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں:

سیدنا و امامنا ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک غیر احمدی درزی لڑکا جو میرے لڑکے غلام یٰسین کی تبلیغ سے احمدیت کے قریب ہو رہا تھا عطاء اللہ بخاری کی ایک تقریر سے سلسلہ سے متنفر ہو گیا۔ اس پر میرے لڑکے نے اسے استخارہ کرنے کو کہا۔ وہ لڑکا استخارہ کرنے لگ گیا۔ اور چالیس روز تک کرتا رہا۔ پانچ روز جب کر چکا۔ تو صبح اس نے بندہ سے کہا۔ کہ میری بیعت کا فارم پر کر کے بھیج دیں۔ صداقت احمدیت میرے پر کھل چکی ہے۔ ہم نے اس کو کہا کس طرح تصدیق ہوئی۔ اس لڑکے نے اللہ کی قسم کھا کر کہا۔ کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ ایک بڑا ہی عالیشان باغ ہے۔ جس میں ایک عالی شان مکان ہے۔ اس کی صفت بیان نہیں کی جا سکتی۔ اس میں سے نور کے شعلے نکل رہے ہیں۔ اس نوری محل میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری لگی ہوئی ہے اور قریب ہی حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچہری ہے۔ جب بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری کے نزدیک ہوا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی میرے غلام ہیں۔ اور جو آدمی انکا یعنی حضرت مرزا غلام احمدؑ کا غلام نہیں بنیگا وہ میرا بھی غلام نہیں۔ میں نے یہ جب نظارہ دیکھا تو میری آنکھ کھل گئی۔ پھر سویا تو پھر وہی نظارہ میری آنکھ کے سامنے آ گیا۔ بلکہ صبح تک بندہ وہی نظارہ دیکھتا رہا۔ بندہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام الزمان کی جی بھر کر زیارت کی۔ اسکے بعد اس کے ماں باپ کو بھی پاس بٹھا کر قسم کے ساتھ یہ جو نظارہ اس نے دیکھا ہے بتایا گیا۔ اور وہ بھی مان گئے باپ نے

اہم ملکی حالات اور واقعات

کانگرس کے اندرونی حالات کے متعلق مسٹر بوس کا بیان

۳ مئی کو کلکتہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تاکہ صدارت سے مستعفی ہونے پر مسٹر بوس کو مبارکباد دی جائے۔ اس موقعہ پر مسٹر بوس نے ایک بیان دیا۔ جس میں کہا۔ کہ میں جب ۱۹۳۷ء میں نظربندی سے رہا ہونے کے بعد کانگرس کے اجلاس میں شریک ہوا۔ تو مجھے فوراً ہی معلوم ہو گیا۔ کہ کانگرس کے اندر لیفٹ ونگ بہت کمزور ہے۔ اس لئے میں وقتاً فوقتاً اپنے ہم خیال لوگوں سے اس کے متعلق تبادلہ خیالات کرتا رہا۔ اور ایک نئی پارٹی بنانے کا خیال زیر بحث رہا۔ اور سرگرم کوششیں جاری رہیں۔ آخر کار کلکتہ میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ایک ایسا فارورڈ بلاک بغیر کسی مزید تاخیر کے بنایا جائے۔ جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں یہ کوئی نئی پارٹی نہیں بلکہ ایک پلیٹ فارم ہوگا جس پر ہم ان تمام لوگوں کو جمع کریں گے۔ جو ہمارے پروگرام کو قبول کر لیں گے۔ اور امید ہے کہ اس میں بعض اور پارٹیاں بھی شامل ہو جائیں گی میری پختہ رائے ہے کہ لیفٹ ونگ کانگرسیوں کو جمع کرنے کے لئے ایک نئی تنظیم کی ضرورت ہے۔ کانگرس کا موجودہ آفیشل بلاک تنظیمی بنیاد کے لحاظ سے گاندھی سیوا سنگھ ہے۔ یہ فارورڈ بلاک تمام سوشلسٹوں اور ریڈیکلوں کی تنظیمی بنیاد کا کام دے گا۔ ہمارے مخالف کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس بلاک کے قیام سے کانگرس میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اور قومی اتحاد تباہ ہو جائیگا۔ لیکن کیا گاندھی سیوا سنگ کا قیام کانگرس میں تفرقہ کا باعث نہیں ہوا۔ اور اس سے یک جہتی کو نقصان نہیں پہنچا۔ اگر اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ تو اس سے کیوں ہوگا۔ میری پختہ رائے ہے کہ یہ بلاک قومی اتحاد میں ترقی کا باعث ہوگا۔ یہ کہنا بالکل صحیح نہیں۔ کہ ہندوستان میں گاندھی سیوا سنگھ کے علاوہ کوئی سیاسی تنظیم نہیں۔ ہمارا بلاک کانگرس کا ایک جزو لاینفک ہوگا۔ اور اس کی کانسٹی ٹیوشن۔ پالیسی۔ پروگرام اور کریڈو قبول کرے گا۔ گاندھی جی کی شخصیت زیادہ سے زیادہ عزت و احترام کی مستحق ہے ہمیں ان کا سیاسی مسلک اور اصول عدم تشدد بھی منظور ہوگا۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہمارا بلاک موجودہ ہائی کمانڈ پر بھی اعتماد رکھے۔ موجودہ کانگرس ہائی کمانڈ نے جو طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ اور جس طریق پر وہ چل رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں کانگرس کے اندر نزاع ضرور پیدا ہونا تھا۔ اور ہم یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ عارضی طور پر اس کے سامنے جھک کر اس نزاع کو ملتوی کر دیں۔ کیونکہ یہ انجام کار ضرور ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ کانگرس کو بہت جلد خارجی صورت حالات کی نزاکت کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور ایسے بیرونی حملہ کے وقت اندرونی جھگڑوں کا پیدا ہونا زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور میں نے کوشش کی ہے کہ خارجی مصیبت کے آنے سے پہلے پہلے ہم اندرونی جھگڑوں سے نپٹ لیں۔ بعض اوقات سیاسی اختلافات کا پیدا ہونا ترقی کے لئے اشد ضروری ہوتا ہے۔ اور میں نے جو کچھ کیا ہے وہ ہندوستان کی سیاسی ترقی کے لئے کیا ہے۔ مختصر یہ کہ ہم نے جو نیا بلاک بنایا ہے۔ وہ موجودہ ہائی کمانڈ کے غیر مصالحانہ رویہ سے مجبور ہو کر۔

کھدر اور زناڑی کے متعلق گاندھی جی کے خیالات

۴ مئی کو برندابن ضلع چمپارن میں گاندھی سیوا سنگ کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے بعض عجیب خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے سودیشی بالخصوص دیہاتی دستکاری کی حوصلہ افزائی پر بہت زور دیا۔ اور کہا۔ جانوروں کی کھالیں جن میں گائے کی کھال بھی شامل ہے۔ دستکاری کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ بعض لوگ جذباتی طور پر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ جانوروں کی کھالوں بلکہ گائے کی کھال کے جوتے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ کھدر کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے کہا۔ کہ چرخہ دراصل اہنسا کا نشان اور طاقت کا منبع ہے۔ اس لئے کانگرسیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ چرخہ کاتنے کی طرف بہت توجہ دیں۔ جو لوگ کھدر نہیں پہنتے اور اس تحریک کی حوصلہ افزائی نہیں کرتے۔ انہیں ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔

دستکاری کے سلسلہ میں آپ نے ایک اور بات یہ کہی۔ کہ نیرا یعنی تاڑ کے رس کی صنعت کو بھی فروغ دینا چاہیئے۔ اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اس کا پینا مفید ہے۔ اس سے اگر گڑ تیار کیا جائے۔ تو اس کا استعمال کھانڈ سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ میں منشیات کے استعمال کے حق میں ہوں اس اجلاس کی ایک اور خصوصیت یہ تھی۔ کہ اس میں شامل ہونے والے پریس رپورٹروں سے وعدہ لیا گیا تھا۔ کہ وہ دکھائے بغیر کوئی رپورٹ اخبارات کو نہیں بھیجیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

کاٹھیاوار کے راجاؤں کا متحدہ محاذ

گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کے راجکوٹ پر حملہ اور اس سے پیدا شدہ پیچیدگیوں نے کاٹھیاواڑ کے والیان ریاست کو تشویش میں ڈال دیا ہے۔ ۴ مئی کو ان کا ایک اجلاس راجکوٹ میں منعقد ہوا جس کے اختتام پر جام صاحب آف نواں نگر نے نمائندہ پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے ایک متحدہ محاذ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہر ماہ اجلاس کیا کرینگے جس میں مشترکہ مسائل پر غور ہوا کرے گا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہم کسی کے خلاف کوئی جتھا بنانا چاہتے ہیں۔ میں اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ راجکوٹ کو دوسروں کے لئے ٹسٹ کیس (Test case) نہیں بنایا جائیگا میری ریاست میں شورش کی افواہیں بے بنیاد ہیں۔ اور ان کی تردید کے لئے میں نے ایک پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ قائم کیا ہے۔ دوسرے والیان ریاست کو بھی چاہیئے۔ ایسے محکمے کھول دیں۔

ذبیحہ گاؤ اور حکومت بہار

پٹنہ ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں فرقہ وار کشمکش کے سلسلہ میں حکومت نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ایک مسلمان کے ہاں شادی کی تقریب تھی جس کے لئے وہ گائے ذبح کرنا چاہتا تھا۔ لیکن پولیس کو اطلاع ملی۔ اور وہ وہاں پہنچ گئی۔ مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے سے روک دیا گیا۔ لیکن پھر بھی دو سو کے قریب ہندوؤں کا مسلح گروہ اس گاؤں کی طرف بڑھا۔ پولیس نے ان کو روک کر بتایا۔ کہ ذبح گاؤ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس پر وہ لوگ منتشر ہو گئے۔ اگلے روز دو مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگا دی گئی جسے بجھانے میں پولیس کامیاب ہو گئی۔ اور حالات پر قابو پا لیا گیا۔

ایشیائی امن کانفرنس

معلوم ہوا ہے۔ کہ کولمبو میں ۱۱۔ ۱۲۔ اور ۱۳ مئی کو ایک آل ایشیا امن کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ دنیا میں قیام امن کے لئے مسٹر روزویلٹ نے جو اپیل کی ہے۔ اسے اخلاقی طور پر امداد بہم پہنچائی جائے۔ اس کے بعد ایک آل ایشین ڈیلیگیشن مرتب کیا جائیگا۔ جو یورپ اور امریکہ میں قیام امن کے مشن کو تقویت پہنچائے گا۔ اس کانفرنس کی صدارت حبشہ کے سابق بادشاہ ہیلی سلاسی کریں گے اور وفد کی قیادت سادھو ٹی۔ ایل۔ وسوانی سے متعلق ہوگی۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

روس کے وزیر خارجہ کی اچانک علیحدگی

ماسکو سے ۴ مئی کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سوویٹ کے وزیر خارجہ موسیو لٹونوف نے اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے کی اجازت حکومت سے طلب کی تھی۔ اور اجازت ملنے پر وہ مستعفی ہو گئے۔ چنانچہ استعفےٰ منظور بھی ہو چکا ہے۔ اور موسیو مولوٹو کو نیا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ موسیو لٹونیوف یہودی النسل تھے۔ اور قریباً دس سال سے اس عہدہ پر فائز تھے۔ اس اچانک استعفےٰ پر تمام دنیا میں حیرت و استعجاب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس کے ظاہر اسباب کوئی نظر نہیں آتے۔ فرانسیسی اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اس تبدیلی کے معنے یہ ہیں۔ کہ روس اپنی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کرنا چاہتا ہے۔ اب یہ محکمہ براہ راست موسیو سٹالن کے ماتحت ہو گا۔ امریکہ میں اس تبدیلی کو خوفناک نتائج کا پیش خیمہ خیال کیا جاتا ہے۔ روس میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ گو یہ تبدیلی حیرت انگیز ہے۔ لیکن اس سے روس کی خارجی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ اور برطانیہ و فرانس کے ساتھ دوستانہ مراسم کی جو گفتگو ہو رہی ہے۔ اس پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

برطانیہ سے چھ جرمنوں کے اخراج کا جواب

حال میں برطانیہ سے چھ جرمنوں کو خارج کیا گیا ہے۔ اسکے متعلق جرمن کے سرکاری اخبار نے ایک مضمون لکھا ہے۔ کہ ہم برطانیہ کی اس قسم کی حرکات اب زیادہ برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اب اسی رنگ میں ان کا جواب دینگے۔ اور اس کا دوگنا تین گنا انتقام لیں گے۔ برطانیہ جو کچھ کر رہا ہے۔ وہ یہودی ہرلوں کے اثر کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ جرمنی میں مقیم برطانوی باشندوں کو بھی وہاں سے نکل جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ نے مزید جرمنوں کو اپنے ملک سے نکالا۔ تو جرمنی بھی اور برطانوی باشندوں کو یہاں سے نکال دے گا۔ جرمن گورنمنٹ نے برطانوی سفیر کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ برطانوی نمائندہ پریس کا اخراج اخبار کی پالیسی کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے ہے۔ کہ ایک جرمن اخبار کے نمائندہ کو برلن سے نکال دیا گیا ہے۔

اعلان

ایک دوکان ۱۹ وارڈ ۳ کے شمال دوکان سید محمد اسماعیل صاحب جنوب دوکان مالی محمد دین صاحب مرحوم غرب مکان شیخ نور احمد صاحب مرحوم مشرق سڑک شارع عام۔

جو کہ ملکیت مسمات نذیر بیگم زوجہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب ولد شیخ نور دین صاحب دوکان مذکورہ بالا میرا ایک عزیز خریدنا چاہتا ہے۔ اور اگر کسی کا کوئی حق ہو۔ تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اخبار الفضل میں اعلان کر دے۔ بعد میعاد ایک ہفتہ کے کوئی عذر نہیں سنا جاوے گا۔

شیخ قدرت اللہ تاجر قادیان

فارم نوٹس زیر تحتی ۱/۲ دفعہ ۱ دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ مسمی حیات محمد ولد الہ دتا ذات نوشاہی سکنہ مندرانوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی پنجو لال وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جاوے لہذا جملہ قرضخواہوں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ $\frac{6}{39}$ ۲۱ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ $\frac{6}{39}$ ۲۱ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

(۲) نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ اپنے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

(۳) اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ $\frac{6}{39}$ ۲۱ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ٹوکیو ۴ر مئی۔ یورپ کی صورت حالات کے سلسلہ میں اپنی حکمت عملی وضع کرنے کے لئے جاپانی پارلیمنٹ کے اجلاس متواتر ہو رہے ہیں۔ امید ہے وزیر اعظم جاپان آئندہ غیر ملکی پالیسی کا بہت جلد اعلان کریں گے ایک جاپانی اخبار کا بیان ہے۔ کہ جرمنی اور اطالیہ کے درمیان اس ہفتہ کو ایک فوجی معاہدہ کا اعلان ہو جائے گا۔

لنڈن ۴ر مئی۔ کل مسٹر ایڈن نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اس وقت برطانیہ کو مسٹر چرچل جیسے عالی دماغ مدبر اور سیاستدان کی قابلیتوں سے فائدہ اٹھانے کی سخت ضرورت ہے۔ ہٹلر کی تقریر سے بین الاقوامی صورت حالات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی پے در پے وعدہ خلافیوں سے مواخیہ پر اعتماد و اعتبار اٹھ گیا ہے۔

بیت المقدس ۴ر مئی۔ فلسطین کی یہود انجمن نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم حکومت کی ہر اس تجویز کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے جس سے ہمارے قومی وطن کی توقعات پر اثر پڑتا ہو۔

کراچی ۴ر مئی۔ گورنر سندھ نے انتقال اراضی سے متعلق بل منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۴ر مئی۔ آج صبح یہاں بم پھٹنے کی وارداتیں ہوئیں۔ تین آدمی مجروح ہوئے ان وارداتوں میں بھی آئرش ری پبلیکن پارٹی کا ہاتھ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کل لنڈن اور برمنگھم میں بھی بم کے حادثے ہوئے تھے۔ لیکن کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا۔

پیرس ۴ر مئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت فرانس نے پولینڈ کو یقین دلایا ہے۔ کہ اگر جرمنی نے ڈانزگ پر قبضہ جمانے کے لئے پولینڈ کے خلاف کوئی کارروائی کی تو فرانس اپنی پوری طاقت سے پولینڈ کی امداد کے لئے میدان میں کود پڑے گا۔

کلکتہ ۴ر مئی۔ آج بنگال اسمبلی نے کلکتہ میونسپل امنڈمنٹ بل کے اہم اصول کو جس میں مسلمانوں کے لئے جداگانہ نیابت اور اچھوتوں کے لئے نشستوں کی تخصیص کی گئی ہے تسلیم کر لیا۔

لنڈن ۴ر مئی۔ ایک اخباری بیان ہے۔ کہ جمہوریہ لائبیریا (افریقہ) کی طرف سے صدر روزویلٹ کو بحری پیغام ارسال کیا گیا ہے۔ کہ ہر ہٹلر اس کے دارالخلافہ پر چڑھائی کر کے ملک پر قبضہ کرنے کا خواہشمند ہے۔ اس سلسلہ میں مدد کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ صدر روزویلٹ برطانیہ اور فرانس سے اس سلسلہ میں مشورہ کر رہے ہیں۔

ویلور ۴ر مئی۔ آج قصابہ میں پولیس کے گولی چلانے سے ایک شخص ہلاک ہوا۔ اس اطلاع کے موصول ہونے پر کہ ہندوؤں کے بہت سے مکانات کو آگ لگا دی گئی ہے پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر ایک راؤنڈ فائر کیا۔ شہر میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

سلیم ۴ر مئی۔ موضع شیرا سیٹ ضلع سلیم میں ایک گھنٹہ تک شدید ژالہ باری ہوئی۔ جس سے تین شخص ہلاک اور تین مجروح ہوئے۔ آمد و رفت کے رستے بند ہو گئے۔ ژالہ باری کے علاوہ ۳۔۲ انچ بارش ہوئی۔

راولپنڈی ۳ر مئی۔ کوہستان نمک ضلع جہلم سے معدنیات حاصل کرنے کے لئے ایک انگریزی کمپنی امپیریل کیمیکل کمپنی لمیٹڈ کو جو ۷ کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے قائم ہوئی ہے۔ ایک سو سال کا ٹھیکہ مل گیا ہے۔

کوئٹہ ۴ر مئی۔ گورنمنٹ ہند کی طرف سے یہاں ایک کالج کھولنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں ابتدائی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

امرت سر ۳ر مئی۔ ریاست چمبہ میں رجسٹریشن آف ایسوسی ایشنز ایکٹ کی رو سے تمام انجمنوں کو لازمی طور پر رجسٹری کرانے کے متعلق حکم جاری کیا گیا ہے۔ یہ حکم ۲۳ر اپریل سے نافذ ہو چکا ہے۔

شملہ ۴ر مئی۔ چینی ترکستان کے صدر مقام کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں کی حکومت نے روسی باشندوں کے سوا تمام غیر ملکیوں کو ملک سے باہر چلے جانے کا حکم دیا ہے ہندوستانیوں کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ پندرہ دنوں کے اندر اندر اپنی جائدادیں مقامی حکام کے حوالے کر دیں۔ جن کے عوض مالکوں کو نہایت قلیل معاوضہ دیا جا رہا ہے۔

برسلز ۳ر مئی۔ حکومت بلجیم نے ایک جرمن اخبار نویس کو ملک سے خارج کر دیا ہے یہ شخص بلجیم میں متعدد جرمنی انجمنوں کا لیڈر تھا۔

نئی دہلی ۴ر مئی۔ سرکاری دفاتر کے شملہ جانے کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اپنی آخری تجویز پیش کر دی ہے۔ جو یہ ہے کہ آئندہ صرف گورنر جنرل ان کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان حکومت کے سکرٹری اور ان کے ہم مرتبہ حکام نیز ان کے پرسنل سٹاف شملہ جایا کریں۔ (۲) شملہ میں مئی سے اگست تک قیام ہوا کرے۔ (۳) مرکزی اسمبلی کا اجلاس وسط ستمبر میں دہلی میں ہوا کرے۔

لنڈن ۴ر مئی۔ آج وزیر اعظم بلجیم نے برسلز میں برطانوی سفیر سے گفت و شنید کی۔ اور اعلان کیا کہ بلجیم فرانس اور برطانیہ کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

لنڈن ۴ر مئی۔ آج ۹ مزید نازیوں کو نازی ازم پر ایجیٹیشن کے الزام میں لنڈن سے نکال دیا گیا ہے۔

لنڈن ۴ر مئی۔ برلن کی اطلاع ہے۔ کہ جرمن افواج پولش سرحد پر متعین کر دی گئی ہیں۔ اور آبادی کو سرحد سے پرے ہٹا دیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۴ر مئی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آسٹریلیا کی طرف سے چین اور برما کے مابین جو فضائی لائن تعمیر کی جانے والی ہے اس پر ۲۰ لاکھ پونڈ لاگت آئے گی۔

راجکوٹ ۴ر مئی۔ کاٹھیاوار کے مہاراجگان کے اجلاس کے بعد ایک ملاقات کے دوران میں جام صاحب نوانگر نے کہا کہ تاجپوشی کے ترمیم شدہ مسودے کی روشنی میں ہم فیڈریشن کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ مسودہ میں بعض ترامیم تو ایسی ہیں جو پہلے مسودے سے بھی بدتر ہیں۔

لنڈن ۴ر مئی۔ برطانوی اسلحہ ساز کارخانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہوائی جہازوں کے ایسے انجن تیار کریں جو ۴۲۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر سکیں۔

لنڈن ۴ر مئی۔ دارالعوام میں وزیر جنگ نے اعلان کیا کہ دفاعی فوج کے ۲۵۰ یونٹ اس وقت تیار ہو چکے ہیں۔

قاہرہ ۴ر مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مارشل بلبو گورنر جنرل لیبیا قاہرہ آئیں گے مارشل مذکور کے اس سفر مصر کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

لنڈن ۴ر مئی۔ آج دارالعوام میں جبری بھرتی کے مسودہ قانون کی دوسری خواندگی پر بحث ہوتی اور بل کی دوسری خواندگی منظور ہو گئی۔

برگوس ۴ر مئی۔ فرانس کے ہسپانوی سفیر نے حکومت فرانس کو اطلاع دی ہے کہ ہسپانیہ میں عام بھرتی شروع ہو گئی ہے

قاہرہ ۴ر مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مصر میں نازی اور فاسسٹ پروپیگنڈا زوروں پر ہے۔ کل جامع طلعت پاشا میں ایک بم پایا گیا۔ اس کے ساتھ انگریزی میں ٹائپ شدہ کاغذ پڑا تھا جس پر لکھا تھا "زندہ باد جرمنی" "زندہ باد اطالیہ"۔ ایک واقعہ شام کے وقت رونما ہوا۔ کہ جامع طلعت پاشا میں محراب کے قریب ایک اور بم پایا گیا اس کے ساتھ ایک اخبار پڑا تھا جس میں لکھا تھا کہ "زندہ باد جرمنی" "زندہ باد ہٹلر" تیسرا واقعہ یہ ہے کہ شارع ملکہ نازلی اور اسٹیشن کے ایک کمرہ میں ۲ بم پائے گئے۔ اس کے ساتھ بھی نازی لٹریچر تھا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں بہت سے اطالوی اور جرمن باشندوں کی تلاشی لی۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی